سوال

(115)اذان کے بعد کی دعا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شرح معانی الآثار میں امام طحاوی رحمہ اللہ اذان کے بعد کی دُعا (اللھم رب ہذہ الدعوۃ...الخ) کو اس سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں: حدثنا عبدالرحمن بن عمرو الدمشقی قال ثنا علی بن عباس قال ثنا شعیب بن ابی حمزۃ عن محمد ابن المنکدر عن جابر بن عبداللہ الخ (ملاحظہ فرمائیں: کتاب الصلوۃ: باب مایستحب للرجل ان یقولہ إذا سمع الاذان، مترجم کتاب کی حدیث نمبر ۸۲۱)

اس روایت میں عبدالرحمن بن عمرو دمشقی کے علاوہ باقی سب راوی صحیح بخاری کی روایت کے ہیں۔ اس روایت میں محمد سے پہلے سیدنا کے الفاظ ہیں۔ کیا یہ اضافہ صحیح ہے اور مزید یہ کہ عبدالرحمن بن عمرو دمشقی صحاحِ ستہ کی کس کتاب کے راوی ہیں اور ان سے کس باب میں کوئی روایت آئی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرح معانی الآثار میں مذکورہ حدیث میں سیدنا کا اضافہ شاذ مدرج ہے۔ علامہ البانی فرماتے ہیں:

'وہی شاذۃ مدرجۃ ظاہرۃ الإدراج' (إرواء الغلیل: ۱/۲۶۱)

اس روایت کے راوی عبدالرحمن بن عمرو بن عبداللہ بن صفوان النصری ابوزرعہ دمشقی کے بارے میں تقریب میں ہے: ثقۃ حافظ مصنف یعنی ثقہ حافظ اور صاحب تصانیف ہے۔ اور سنن اَبوداوَد (سنن ابوداود، کتاب الفتن والملاحم، باب فی تعظیم قتل المؤمن، رقم: ۴۲۷۰) میں اس کی روایت موجود ہے۔ ائمہ فن نے اس پر/د (ابوداوَد) کی علامت دی ہے جو اس امر کی واضح دلیل ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطهارۃ : صفحہ :144

محدث فتویٰ